قرآن کریم میں لفظ "فتنہ" کے مصداقات کا تحقیقی جائزہ

The term "Fitna" and its application in the Holy Quran: A research evaluation

نظار حسین[i] نجم الحسن[ii]

Abstract

Allah Almighty has given an authority to the human beings to express their thoughts and opinions. They use different words to comprehend and convince others. As a result, different languages Arabic, Persian, Urdu, English and Pashto etc came into being. Among those, Arabic is an international language being spoken and understood in a vast part of the world. This language is a rich in vocabulary and has a unique frame of grammer. There are 200 names used for snake, 500 names for lion and 1000 names for Swords. Likewise words are used for more than one meaning. The Holy Quran being a unique and unmatched collection of knowledge has touched every side of eloquency. There are many words used in the Holy Quran having more than one meaning.

In this paper we have evaluated the word "Fitna" and its applications mentioned in the Holy Quran.

Key words: *Arabic. Language, Vocabulary Application*

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنے احساسات اور خیالات و تجربات بیان کرنے کے لیے گویائی کی طاقت دی ہے۔ دوسروں کو سمجھانے کے لیے انسان اپنی گویائی میں مختلف الفاظ سے تعبیرات کا سہارا

i پی ایچ ڈی سکالر و ڈیمانسٹریٹر، شعبہ اسلامیات، عبدالولی خان یونیورسٹی مردان

ii پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ اسلامیات، عبدالولی خان یونیورسٹی مردان

لیتے ہیں اور ان تعبیرات سے الگ الگ مفہوم مراد لیتے ہیں۔ الفاظ کی ان مختلف تعبیرات کو زبانیں کہی جاتی ہیں۔ اسی طرح دنیا میں کئی زبانیں وجود میں آئی ہیں مثلاً عربی، سریانی، لاطینی، یونانی، عبرانی، فارسی، ہندی، انگریزی اور اردو وغیرہ۔ ان زبانوں میں سے ایک زبان عربی ہے جو اپنی فصاحت اور ادبی وسعت کے لحاظ سے تمام زبانوں پر فوقیت رکھتی ہے۔

قرآن کریم کو اللہ تعالیٰ نے عربی زبان میں نازل فرمایا ہے جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے:

إِنَّا أَنزلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ[1]

"ہم نے اس قرآن کو عربی زبان میں نازل کیا ہے تاکہ تم لوگ سمجھ سکو۔"

قرآن کریم کا عربی زبان میں نازل کیے جانے کے حکمتوں میں سے ایک حکمت عربی زبان تصریفی اور ترکیبی امتیاز کے ساتھ ساتھ ادبی وسعت کے لحاظ سے بھی ایک منفرد مقام رکھتی ہے حکمت اس زبان کی جامعیت بھی ہے۔ اس زبان میں اعراب (زبر، زیر، پیش، جزم، تشدید) کی جو حقیقی کردار ہے اس کی مثال کسی اور زبان میں بھی نہیں ملتی۔

ادبی وسعت کی یہ حالت ہے کہ سانپ کے (۲۰۰) شیر کے (۵۰۰) اور تلوار کے (۱۰۰۰) نام ہیں [2]۔ اسی طرح ایک لفظ کا مصدر اگر بدل دیا جائے تو معنیٰ کچھ کا کچھ بن جاتا ہے مثلاً "قال" کا مصدر اگر "قولاً" مان لیا جائے تو اس کا معنی ہے: اس نے کہا۔ اور اگر مصدر "قیلولۃً" مان لیا جائے تو اس کا معنی ہے: اس نے قیلولہ [3] کیا۔ بعض اوقات کسی لفظ کا مصدر و مادہ بھی ایک ہوتا ہے لیکن مختلف مواقع پر مختلف معانی مراد لیے جاتے ہیں۔ اس کی ایک مثال زیرِ نظر مضمون ہے جس میں لفظ "فتنۃ" کے معانی و مصداقات کا جائزہ لیا گیا ہے۔ کہ قرآن مجید میں یہ لفظ کن معانیوں کے لیے لایا گیا ہے۔ ذیل میں تفصیلاً وہ مصداقات اور معانی ذکر کیے جاتے ہیں:

پہلا معنی

یہ لفظ شرک کے معنی میں آیا ہے، جیسا کہ سورۃ بقرۃ کی اس آیت:

وَقَاتِلُوهُمْ حتی لاَ تَكُونَ فِتْنَةٌ[4]

"اور ان سے اس وقت تک لڑتے رہنا تاکہ شرک باقی نہ رہے۔"

نبی کریم ﷺ نے جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو غزوہ تبوک کے لیے نکلنے کا حکم فرمایا اور مجاہدین کو ثنیۃ الوداع کے مقام پر جمع کیا تو عبداللہ بن ابیٔ "ذو جدہ" میں ٹھہرا۔ نبی کریم ﷺ جب کوچ کر گئے تو وہ دوسرے منافقین سمیت پیچھے رہ گیا، تو نبی کریم ﷺ کو تسلی دینے کے واسطے اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائے:

لَوْ خَرَجُواْ فِيكُم مَّا زَادُوكُمْ إِلاَّ خَبَالاً ولأَوْضَعُواْ خِلاَلَكُمْ يَبْغُونَكُمُ الْفِتْنَةَ[5]

ضحاکؒ[6] نے کہا ہے کہ "فتنہ" سے مراد شرک ہے۔[7] ابن عباسؓ[8]، قتادۃؒ[9]، سدیؒ[10] اور مجاہدؒ[11] نے بھی یہاں پر لفظ فتنہ سے شرک مراد لیا ہے[12]۔

اسی طرح اس آیت:

والفتنة أَشَدُّ مِنَ القتل[13]

"اور شرک قتل و خونریزی سے کہیں بڑھ کر ہے۔"

اس آیت میں بھی قتادۃؒ، ضحاکؒ، ابن جریجؒ، ابو العالیۃؒ[14] اور سعید بن جبیرؒ[15] نے فتنہ سے مراد شرک لیا ہے[16]۔

دوسرا معنی

لفظ فتنہ کفر کے معنی میں بھی استعمال ہوا ہے جیسا کہ سورۃ آل عمران کی آیت ہے:

فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ[17]

"تو جن لوگوں کے دلوں میں کجی ہے وہ متشابہات کا اتباع کرتے ہیں تاکہ فتنہ برپا کریں۔"

ابو عبیدہؒ[18] کا قول ہے کہ یہ لوگ کفر طلب کرتے ہیں[19]۔ یہ آیت نصاریٰ کے اس کفر کے بارے میں نازل ہوئی ہے کہ ان کی ایک وفد نے آکر رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ کیا آپ جانتے ہیں کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کلمۃ اللہ اور روح اللہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں، اس وفد نے کہا کہ ہمارے لیے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام ہی کافی ہے[20]۔

اسی طرح سورۃ التوبۃ کی آیت میں ہے:

لَقَدِ ابتغوا الفتنة مِن قَبْلُ[21]

"یہ پہلے بھی طالبِ فساد رہے ہیں۔"

اس آیت میں غزوہ تبوک کے موقع پر منافقین کے کفر کی خبر دی گئی ہے۔ لہٰذا "فتنہ" یہاں کفر کے معنی میں آیا ہے[22]۔ اسی طرح دوسری آیت میں بھی کفر ہی مراد ہے[23]:

أَلا فِي الفتنة سَقَطُوا[24] "دیکھو یہ آفت میں پڑ گئے ہیں۔"

سورۃ النور میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

فَلْيَحْذَرِ الذين يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَن تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ[25]

"تو جو لوگ ان کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں ان کو ڈرنا چاہیئے کہ ایسا نہ ہو کہ ان پر کوئی آفت پڑ جائے۔"

سدیؒ اور عبدالرحمن بن زیدؒ[26] کا قول ہے کہ اس آیت میں "فِتْنَةٌ" سے کفر مراد ہے۔[27]

اسی طرح سورۃ الحدید میں بھی یہ لفظ کفر کے معنی میں آیا ہے[28] جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ولکنکم فَتَنتُمْ أَنفُسَكُمْ[29]

"لیکن تم نے خود اپنے آپ کو بلا میں ڈالا۔"

قیامت کے دن جب منافقین اور مومنوں کے درمیان دیوار کھڑی کر دی جائے گی تو منافق مومنوں کو آواز دیں گے کہ کیا دنیا میں ہم تمہارے ساتھ تمہارے دین پر نہ تھے؟ تو مومن جواب دیں گے کہ ظاہر میں تو تم لوگ ہمارے دین پر تھے لیکن حقیقت میں تم نے اپنے آپ کو کافر کیا تھا۔[30]

تیسرا معنی

یہ لفظ بلاء یعنی آزمائش کے معنی میں بھی استعمال ہوا ہے جیسا کہ سورۃ العنکبوت میں ارشاد ہے:

أَحَسِبَ النَّاسُ أَنْ يُتْرَكُوا أَنْ يَقُولُوا آمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُونَ وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللَّهُ الَّذِينَ صَدَقُوا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكَاذِبِينَ [31]

"کیا یہ لوگ خیال کیے ہوئے ہے کہ صرف یہ کہنے سے کہ ہم ایمان لے آئے چھوڑ دیئے جائیں گے اور ان کی آزمائش نہیں کی جائے گی۔ اور جو لوگ ان سے پہلے ہو چکے ہیں ہم نے

ان کو بھی آزمایا تھا اور ان کو بھی آزمائیں گے سو اللہ ان کو ضرور معلوم کرے گا جو اپنے ایمان میں سچے ہیں اور ان کو بھی جو جھوٹے ہیں۔"

یہاں " يُفْتَنُونَ "اور "فَتَنَّا" دونوں الفاظ آزمائش کے معنی میں استعمال ہوئے ہیں[32]۔

اسی طرح سورۃ طہ میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَفَتَنَّاكَ فُتُونا[33] "اور ہم نے تمہاری کئی بار آزمائش کی۔"

اس آیت میں بھی یہ لفظ امتحان کے معنی میں استعمال ہوئی ہے[34]۔اس سے مراد سیدنا موسیٰ علیہ السلام کا ڈالا جانا اس کے بعد دریا برد کیا جانا پھر فرعون کے گھر میں ان کی نشو نما اور پھر قبطی کا ان کے ہاتھوں مر جانا اور شہر سے آپ علیہ السلام کا نکل جانا مراد ہیں[35]۔

سورۃ الدخان میں ارشادِ ربانی ہے:

وَلَقَدْ فَتَنَّا قَبْلَهُمْ قَوْمَ فِرْعَوْنَ وَجَاءَهُمْ رَسُولٌ كَرِيم[36]

"اور ان سے پہلے ہم نے قومِ فرعون کی آزمائش کی اور ان کے پاس ایک عالی قدر پیغمبر آئے۔"

اس آیت میں بھی یہ لفظ اسی معنی میں آیا ہے۔

چوتھا معنی

یہ لفظ دنیا میں عذاب کے معنی میں استعمال ہوا ہے جیسا کہ سورۃ العنکبوت میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

فَإِذَآ أُوذِيَ فِي الله جَعَلَ فِتْنَةَالناس كَعَذَابِ اللَّهِ[37]

"پھر جب ان کو اللہ کے رستے میں کوئی ایذا پہنچتی ہے تو لوگوں کی ایذا کو یوں سمجھتے ہیں جیسے اللہ کا عذاب۔"

یہاں پر لفظ فتنہ دنیاوی عذاب کے معنی میں آیا ہے[38]۔ مجاہدؒ فرماتے ہیں کہ یہ آیت ان لوگون کے بارے میں نازل ہوئی ہے جنہوں نے ایمان کا صرف زبانی اقرار کیا تھا جب انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے یا اپنے بدن میں کوئی تکلیف پہنچی تو اس دنیاوی تکلیف کو اللہ تعالیٰ کی اُخروی عذاب قرار دیا[39]۔

اسی طرح سورۃ النحل میں ارشاد ہے:

ثُمَّ إِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِينَ هَاجَرُواْ مِن بَعْدِ مَا فُتِنُواْ, ثُمَّ جَاهَدُوا وَصَبَرُوا إِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَحِيمٌ [40]

"پھر جن لوگوں نے ایذائیں اٹھانے کے بعد ترک وطن کیا۔ پھر جہاد کیا اور ثابت قدم رہے تمہارا پروردگار ان کو بے شک ان آزمائشوں کے بعد بخشنے والا ہے رحمت والا ہے۔"

اس آیت میں بھی یہ لفظ اسی معنی میں استعمال ہوا ہے۔ ہجرت کی آیت جب نازل ہوئی تو مدینہ منورہ کے مسلمانوں نے مکہ مکرمہ کے مسلمانوں کو یہ آیت لکھ کر بھیجی۔ مکہ مکرمہ کے مسلمان جب ہجرت کرنے لگے تو مشرکین نے راستے سے ان کو واپس کر دیا، تو اللہ تعالیٰ نے اس سورۃ کی پہلی دس آیات نازل فرمائی:

الم أَحَسِبَ النَّاسُ أَنْ يُتْرَكُوا أَنْ يَقُولُوا آمَنَّا وَهُمْ لاَ يُفْتَنُونَ

اس کے بعد مسلمان جب دوبارہ نکلے تو مشرکین نے بعض کو راستے میں شہید کر دیا اور بعض ان سے نجات پا گئے تو ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔[41]

پانچواں معنی

یہ لفظ آگ میں جلنے کے معنی آتا ہے جیسا کہ سورۃ البروج میں ارشاد ربانی ہے:

إِنَّ الذين فَتَنُواْ المؤمنين والمؤمنات[42] "جن لوگوں نے مومن مردوں اور مومن عورتوں کو تکلیفیں دیں۔"

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ اور قتادہؒ نے فرمایا ہے کہ اس سے مراد وہی واقعہ ہے جس میں مومنوں کو آگ میں جلایا گیا تھا[43]۔

اسی طرح سورۃ الذاریٰت میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

يَوْمَ هُمْ عَلَى النار يُفْتَنُونَ[44] "وہ دن ہو گا جب ان کو آگ میں عذاب دیا جائے گا۔"

اسی طرح سورۃ الذّریٰت میں دوسری جگہ ارشاد ہے:

ذُوقُواْ فِتْنَتَكُمْ[45] "اب اپنی شرارت کا مزہ چکھو۔"

یہاں پر اس سے مراد آگ کا عذاب ہے۔[46]

چھٹا معنی

یہ لفظ قتل کے معنی میں بھی استعمال ہوا ہے جیسا کہ سورۃ النساء میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

إِنْ خِفْتُمْ أَن يَفْتِنَكُمُ الذين كفروا[47] "اگر تمہیں خوف ہو کہ کافر لوگ تم کو ستائیں گے۔"

یہاں پر "يَفْتِنَكُمُ" سے مراد قتل ہے[48]۔ بعض تاجروں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ ہم زمین میں چلتے پھرتے ہیں تو نماز کس طرح پڑھیں گے؟ تو اللہ تعالیٰ نے آیت:

وإذا ضربتم في الأرض فليس عليكم جناح أن تقصروا من الصلاة

نازل فرمایا پھر وحی منقطع ہو گئی۔ اس کے ایک سال بعد ایک غزوہ میں نبی کریم ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھائی تو مشرکوں نے کہا کہ محمد ﷺ اور آپ کے اصحاب نے ہمیں اپنے آپ پر حملے کا موقع دیا تھا تو ہم نے کیوں انہیں قتل نہ کیا تو ان میں سے ایک نے کہا کہ اسی طرح کی عبادت کچھ دیر بعد یہ لوگ دوبارہ کریں، تو اللہ تعالیٰ نے اس نماز سے پہلے یہ آیت نازل فرمائی[49]۔

اسی طرح سورۃ یونس میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

فَمَا آمَنَ لِمُوسَى إِلاَّ ذُرِّيَّةٌ مِّن قَوْمِهِ على خَوْفٍ مِّن فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِمْ أَن يَفْتِنَهُمْ[50]

"تو موسیٰ پر کوئی ایمان نہ لایا۔ مگر اس کی قوم میں سے چند لڑکے اور وہ بھی فرعون اور اس کے اہل دربار سے ڈرتے ڈرتے کہ کہیں وہ ان کو آفت میں نہ پھنسادے۔"

یعنی ان کو قتل نہ کریں۔[51]

ساتواں معنی

یہ لفظ صدود یعنی منع کرنے کے معنی میں بھی آیا ہے جیسا کہ سورۃ المائدۃ میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

واحذرهم أَن يَفْتِنُوكَ عَن بَعْضِ مَآ أَنزَلَ الله إِلَيْكَ[52]

"اور ان سے محتاط رہنا کہ کسی حکم سے جو اللہ نے تم پر نازل فرمایا ہے یہ کہیں تم کو بہکا نہ دیں۔"

یعنی تم کو ان آیات سے جو آپ کی طرف نازل کئے گئے ہیں منع نہ کرے۔[53] اسی طرح سورۃ بنی اسرائیل میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَإِنْ كَادُوا لَيَفْتِنُونَكَ عَنِ الَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ[54]

"اور اے پیغمبر جو وحی ہم نے تمہاری طرف بھیجی ہے قریب تھا کہ یہ کافر لوگ تم کو اس سے بہکا دیں۔"

سعید بن جبیرؒ نے فرمایا ہے کہ نبی کریم ﷺ حجرِ اسود کا استلام فرماتے تو قریش نے آپ ﷺ کو منع کیا اور کہا کہ جب تک آپ ہمارے معبودوں کے پاس تشریف نہ لے جائیں اور ان کو مس نہ کریں تو اس وقت تک آپ حجرِ اسود کا استلام نہ کرو گے۔ آپ ﷺ نے دل میں سوچا کہ میرا کیا نقصان ہے اگر میں یہ کام کروں، اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ میں ان کو ناپسند کرتا ہوں، اس کے بعد قریش مجھے چھوڑ دیں گے اور میں حجرِ اسود کا استلام کروں گا[55]۔

آٹھواں معنی

یہ لفظ گمراہی کے معنی میں استعمال ہوا ہے جیسا کہ سورۃ الصٰفٰت میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

مَآ أَنتُمْ عَلَيْهِ بِفَاتِنِينَ[56] "اللہ کے خلاف کسی کو بہکا نہیں سکتے۔"

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ تم ان کو گمراہ نہیں کر سکتے۔[57]

اسی طرح سورۃ المائدۃ میں ارشاد ہے:

وَمَن يُرِدِ الله فِتْنَتَهُ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهُ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا[58]

"اور جس کو اللہ گمراہ کرنا چاہے تو اس کے لیے تم اللہ کی طرف سے ہدایت کا کچھ بھی اختیار نہیں رکھتے۔"

یہاں پر "الفتنة" کا معنی راہِ راست سے منہ موڑنا اور گمراہی ہے۔[59]

نواں معنی

لفظ "فتنہ" معذرت کے معنی بھی میں استعمال ہوا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ إِلَّا أَنْ قَالُوا وَاللَّهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِينَ[60]

"تو ان سے کچھ عذر نہ بن پڑے گا اور بجز اس کے کچھ چارہ نہ ہو گا کہ کہیں اللہ کی قسم جو ہمارا پروردگار ہے ہم شریک نہیں بناتے تھے۔"

سعید بن جبیرؒ، مجاہدؒ اور قتادہؒ نے اسی معنی کو اختیار کیا ہے[61]۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مشرک لوگ جب قیامت کے دن مشاہدہ کریں گے کہ اللہ تعالیٰ اہلِ اسلام کی مغفرت فرماتے ہیں اور مشرکوں کی مغفرت نہیں فرماتے تو یہ لوگ یہ جھوٹی عذر بنائیں گے[62]۔

دسواں معنی

یہ لفظ تسلط کے معنی میں بھی آیا ہے۔ بنی اسرائیل یہ دعا مانگتے تھے کہ اے اللہ! ہم پر فرعون اور اس کی قوم مسلط نہ کرے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِلْقَوْمِ الظَّالِمِين[63]"اے ہمارے پروردگار ہم کو ظالم لوگوں کے ہاتھ سے آزمائش میں نہ ڈال۔"

اس کی تفسیر میں مجاہدؒ فرماتے ہیں کہ اے اللہ ان کو ہم پر اس طرح مسلط نہ کرے کہ ہمیں قتل کردیں[64]۔

سورۃ الممتحنۃ میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِلَّذِينَ كَفَرُوا[65]"اے ہمارے پروردگار ہم کو کافروں کے ذریعے فتنے میں نہ ڈالنا۔"

اس کی تفسیر میں سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ان کو ہم پر مسلط نہ کرنا[66]۔

گیارھواں معنی

یہ لفظ مجنون کے معنی میں بھی آیا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد ہے:

بِأَييِّكُمُ المفتون[67]"تم میں سے کون مجنون ہے۔"

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے محمد! آپ کے قوم کے وہ مشرک جو آپ کو مجنون کہتے ہیں تو عنقریب دیکھ لیں گے کہ مجنون کون ہے[68]۔

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس کا معنی "مجنون" ہے[69]۔

خلاصۂ کلام

لفظِ فتنہ قرآن مجید میں درج ذیل گیارہ مختلف معانیوں کے لیے استعمال ہوا ہے۔ مثلاً شرک، کفر، امتحان، دنیوی عذاب، آگ میں جلنا، قتل، منع کرنا، گمراہی، معذرت، تسلط اور مجنون۔ یہی سے عربی زبان کی وسعت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

حواشی وحوالاجات

1 سورۃ یوسف ۱۲: ۲

2 سالم مبارک، القلق اللغۃ العربیۃ التحدیات والمواجہۃ ا: ۱۶، دار الکتب العلمیہ، بیروت

3 ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی فتح الباری، وھو نوم نصف النهار ا: ۵۳۶، دار المعرفۃ، بیروت ۱۳۷۹ھ

4 سورۃ البقرۃ: ۲: ۱۹۳

5 سورۃ التوبۃ ۹: ۴۷

6 ضحاک بن مزاحم ہلالی، ابو محمد، صاحب التفسیر آپ نے سیدنا ابو سعید خدری اور سیدنا عبداللہ بن عمر سمیت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین کی ایک جماعت سے استفادہ کیا ہے۔ بچوں کی خوب تربیت کرتے تھے۔ اس کے مکتب میں تقریباً تین ہزار بچے ہوتے تھے۔ آپ تدلیس کرتے تھے۔ ۱۰۵ ھ/۷۲۳ء کو وفات پا گئے۔
(سیر اعلام النبلاء ۴: ۵۹۸، ترجمہ (۲۳۸))

7 ابو محمد حسین بن مسعود، تفسیر بغوی، ۴: ۵۶، دار طیبۃ للنشر والتوزیع، بیروت، ۱۴۱۷ھ/۱۹۹۷ء

8 سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف مکی، حبر الأمۃ، امام التفسیر، ہجرت سے تین سال قبل شعب بنی ہاشم میں پیدا ہوئے۔ صحیحین وغیرہ میں آپ رضی اللہ عنہ سے ۱۶۶۰ احادیث مروی ہیں۔ جنگ جمل اور صفین میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے۔ آخری عمر میں نابینا ہوگئے تھے۔ طائف میں رہائش اختیار کی تھی اور وہاں پر ۷۰ ھ کو وفات پا گئے۔ ان کی نمازِ جنازہ ابن حنفیہ رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔ (ابن حجر العسقلانی، احمد بن علی، الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ ۴: ۱۴۱، ترجمہ (۴۷۸۴) دار الجیل، بیروت، ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۱ء)

9 قتادہ بن دعامہ بن قتادہ بن عزیز ۶۱ ھ کو پیدا ہوئے۔ لاغر اور نابینا تھے۔ عربی زبان، لغت، ایام وانسابِ عرب اور حدیث کے عالم تھے۔ تدلیس کرنے کے باوجود آپ بالاجماع حجت ہیں۔ طاعون کی وجہ سے ۱۱۷ ھ/ ۷۳۵ء میں وفات پا گئے۔ (وفیات الاعیان ۴: ۷۵ --- سیر اعلام النبلاء ۵: ۲۶۹، ترجمہ (۱۳۲))

10 اسماعیل بن عبدالرحمٰن سدی کبیر، تابعی، حجازی الاصل، امام، صاحبِ تفسیر و سیر و مغازی کوفہ میں رہائش پذیر تھے۔ سیدنا انس، سیدنا عبداللہ بن عباس اور سیدنا عبداللہ بن عمر سے روایت کیا ہے۔ شعبہ، سفیان ثوری، حسن بن صالح وغیرہ نے ان سے روایت کیا ہے۔ کئی مفید کتابوں کے مؤلف ہیں۔ ۱۲۸ھ کو وفات پا گئے۔(سیر اعلام النبلاء ۵: ۲۶۴، ترجمہ (۱۲۴)۔۔۔ عبدالحی بن احمد بن محمد، شذرات الذہب فی اخبار من ذہب ۱: ۱۷۴، دار الکتب العلمیہ ،بیروت، ۱۴۱۷ھ/۱۹۹۶ء)

11 ابو حجاج، مجاہد بن جبر مکی، مولی بنی مخزوم، تابعی، امام، مفسر، فقیہ اور کثیر الحدیث ۲۱ھ کو پیدا ہوئے۔ سیدنا عبداللہ بن عباس، سیدہ عائشہ، سیدنا ابوہریرہ اور دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے علم حاصل کیا۔ آپ سے عکرمہ ، طاؤس، عطاء بن ابی رباح اور قتادہ سمیت ایک کثیر جماعت نے استفادہ کیا ہے۔ کوفہ میں رہائش اختیار کی۔ ۱۰۰ھ /۷۱۸ء کو وفات پا گئے۔(سیر اعلام النبلاء ۴: ۴۴۹، ترجمہ (۱۷۵)۔۔۔ الاعلام ۵: ۲۷۸)

12 الطبری، محمد بن جریر، جامع البیان فی تاویل القرآن ۳: ۵۷۰-۵۷۱، مؤسسۃ الرسالۃ، طبع ۱۴۲۰ھ/۲۰۰۰۔۔۔ ابن ابی حاتم، عبدالرحمن بن محمد، تفسیر القرآن العظیم ۱: ۳۲۷، مکتبۃ نزار مصطفی الباز، المملکۃ العربیۃ السعودیۃ، بیروت ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء

13 سورۃ البقرۃ ۲: ۱۹۱

14 ابو العالیہ، رُفَیع بن مہران ریاحی کبار تابعین میں سے ہیں۔ نبی کریم ﷺ کی وفات کے دو سال بعد ایمان لے آیا۔ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی امامت میں نماز پڑھی ہے اور ان کے دور میں تین مرتبہ قرآن کریم پڑھا۔ جمہور کے نزدیک ثقہ تھے۔ ان سے ربیع بن انس، بکر بن عبداللہ، ثابت بنانی وغیرہ نے روایت کی ہے۔ ۹۰ھ/۷۰۸ء کو شوال کے مہینے میں بروز پیر وفات پا گئے۔

(الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ ۲: ۵۱۴، ترجمہ (۲۷۴۲)۔۔۔ التعدیل والتجریح ۲: ۵۷۸، ترجمہ (۳۷۶)

15 سعید بن جبیر بن ہشام، ابو عبداللہ، حافظ، مفسر، امام فقیہ اور انتہائی متقی تھے۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی عنہ سے قرآن کریم پڑھا۔ آپ کے مراسیل بھی قابل قبول ہیں۔ کعبہ شریفہ کے اندر ایک رکعت میں قرآن کریم ختم کیا تھا جب کہ ہر دوسری رات کو قرآن کریم ختم کرنے کا معمول تھا۔ ۹۵ھ/۷۱۶ء کو ۴۹ سال کی عمر میں حجاج بن یوسف نے شہید کر دیا۔ (سیر اعلام النبلاء ۴: ۳۲۱، ترجمہ (۱۱۶)۔۔۔ امام ذہبی، محمد بن احمد بن عثمان، تذکرۃ الحفاظ ۱:۶۰، ترجمہ (۷۳) دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۸ء)

16 تفسیر طبری: ۳: ۵۶۶

17 سورۃ آل عمران: ۳: ۷

18 ابو عبیدہ، معمر بن مثنیٰ التیمی نحوی، لغت وادب کے ائمہ میں سے ہیں۔ ۱۱۰ھ/۷۲۸ء کو حسن بصری کی وفات کی رات بصرہ میں پیدا ہوئے۔ عرب سے بغض رکھتے تھے اور ہم عصروں پر سخت تنقید کرتے تھے۔ ۲۰۰ کتابیں تصنیف کی ہیں۔ ۲۰۹ھ/۸۲۴ء کو بصرہ میں وفات پاگئے۔ (سیر اعلام النبلاء۹: ۴۴۵، ترجمہ (۱۶۸)۔۔۔الاعلام۷: ۲۷۲)

19 ابن المنذر، محمد بن ابراہیم، کتاب تفسیر القرآن ۱: ۱۲۸، دار المآثر، المدینۃ المنورۃ، ۱۴۲۳ھ/ ۲۰۰۲۔۔۔ البلخی، مقاتل بن سلیمان، تفسیر مقاتل بن سلیمان ۱: ۸۷، دار احیاء التراث-بیروت، ۱۴۲۳ھ/۲۰۰۲ء

20 تفسیر الدر المنثور ۳: ۴۵۹

21 سورۃ التوبۃ ۹: ۴۸

22 تفسیر مقاتل بن سلیمان ۲: ۱۷۳

23 الواحدی، علی ابن أحمد، التفسیر البسیط ۱۰: ۴۷۹، عمادۃ البحث العلمی، جامعہ محمد بن سعود الاسلامیۃ، طبع ۱۴۳۰ھ/۲۰۰۹ء

24 سورۃ التوبۃ ۹: ۴۹

25 سورۃ النور ۲۴: ۶۳

26 عبد الرحمٰن بن زید بن اسلم مدنی اسامہ بن زید کا بھائی ہے۔ صاحبِ قرآن، مفسرِ قرآن اور ناسخ و منسوخ کے ماہر تھے۔ اپنے والد اور ابن منکدر سے روایت کی ہے۔ ان سے اصبغ بن فرج، قتیبہ اور ہشام بن عمار سمیت ایک کثیر جماعت نے روایت کی ہے۔ ۱۸۲ھ/۷۹۸ء میں وفات پاگئے۔

(سیر اعلام النبلاء۸: ۳۴۹، ترجمہ (۹۴))

27 تفسیر طبری ۱۹: ۲۳۱۔۔۔ابن ابی حاتم ۸: ۲۶۵۷

28 تفسیر مقاتل بن سلیمان ۴: ۲۴۰۔۔۔بحر العلوم ۳: ۴۰۵۔۔۔ابن ابی زمنین، محمد بن عبد اللہ، تفسیر القرآن العزیز ۴: ۳۵۱، الفاروق الحدیثیۃ- مصر، ۱۴۲۳ھ/۲۰۰۲ء

29 سورۃ الحدید ۵۷: ۱۴

30 تفسیر ابن ابی زمنین ۲: ۲۲۶

31 سورۃ العنکبوت ۲۹: ۱-۳

32 تفسیر طبری ۱۹: ۷-۸

33 سورۃ طہٰ ۲۰: ۴۰

34 مجاہد بن جبر، تفسیر مجاہد۱: ۴۶۲،دار الفکر الاسلامی الحدیثیۃ، مصر، طبع ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۸۹ء۔۔۔ تفسیر مقاتل بن سلیمان۳: ۲۷

35 تفسیر مجاہد۱: ۲۳۵

36 سورۃ الدخان۴۴: ۱۷

37 سورۃ العنکبوت۲۹: ۱۰

38 تفسیر مقاتل بن سلیمان ۳: ۳۷۵۔۔۔القیروانی، یحی بن سلام، تفسیر یحی بن سلام۲: ۲۱۸،دار الکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان، طبع ۱۴۲۵ھ/ ۲۰۰۴ء

39 تفسیر طبری۲۰: ۱۳

40 سورۃ النحل۱۶: ۱۱۰

41 عبد الرزاق بن ہمام، تفسیر عبد الرزاق۳: ۳،دار الکتب العلمیہ، بیروت

42 سورۃ البروج۸۵: ۱۰

43 تفسیر طبری۲۴: ۲۸۰

44 سورۃ الذاریت۵۱: ۱۳

45 سورۃ الذاریت۵۱: ۱۴

46 تفسیر طبری۲۱: ۴۹۹

47 سورۃ النساء۴: ۱۰۱

48 تفسیر طبری۹: ۱۲۳

49 تفسیر در منثور۴: ۶۵۳

50 سورۃ یونس۱۰: ۸۳

51 تفسیر بغوی۲: ۲۷۴

52 سورۃ المائدۃ۵: ۴۹

53 تفسیر طبری۸: ۵۰۱

54 سورۃ بنی اسرائیل۱۷: ۷۳

55 تفسیر بغوی۵: ۱۱۱

56 سورۃ الصٰفٰت۳۷: ۱۶۲

57 تفسیر در منثور ۱۲: ۴۸۶

58 سورۃ المائدۃ ۵: ۴۱

59 تفسیر طبری ۱: ۳۱۷

60 سورۃ الانعام ۶: ۲۳

61 تفسیر طبری ۹: ۱۹۴

62 تفسیر در منثور ۴: ۴۴۷

63 سورۃ یونس ۱۰: ۸۵

64 تفسیر صنعانی ۲: ۱۷۸۔۔۔معانی القرآن، احمد بن محمد ۳: ۳۰۹

65 سورۃ الممتحنۃ ۶۰: ۵

66 تفسیر در منثور ۱۴: ۴۰۹

67 سورۃ القلم ۶۸: ۶

68 تفسیر طبری ۲۳: ۵۳۰

69 ابن کثیر، اسماعیل بن عمر بن کثیر، تفسیر القرآن العظیم ۸: ۱۹۰، دار طیبہ، ۱۴۲۰ھ/۱۹۹۹ء